احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فون: ۴۹ہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | جمعرات ۲۱ / ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ' ۹ تبوک ۱۳۷۲ ہش ' ۹ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۱

متقی کی حفاظت خدا فرماتا ہے

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں' بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں' اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو' کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۸-۸۹)

بدی کی جڑ اور اصل محرک کو دور کرنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بعض گناہ ہوتے ہیں کہ وہ اور بہت سے گناہوں کو بلانے والے ہوتے ہیں اگر ان کو نہ چھوڑا جائے تو ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص کے بتوں کو تو توڑا جائے مگر بت پرستی کو اس کے دل سے دور نہ کرایا جائے۔ اگر ایک بت کو توڑ دیا تو اس کے عوض سینکڑوں اور تیار ہو سکتے ہیں مثلاً صلیب ایک پیسہ کو آتی ہے اگر کسی ایک صلیب کو توڑ ڈالیں تو لاکھوں اور بن سکتی ہیں۔ غرض جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی اور تاوقتیکہ اصلی جڑ اور اصلی محرک بدی کا دور نہ ہو' فروعی بدیاں بکلی دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جاوے۔ تب تک تو وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی مثلاً شہوت بد ایک گناہ ہے۔ بد نظری' زنا لواطت۔ حسن پرستی' سب اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ حرص اور طمع جب آتا ہے تو چوری جعلسازی۔ ڈاکہ زنی۔ ناجائز طور پر سے دوسروں کے مال حاصل کرنے اور طرح طرح کی دھوکہ بازیاں سب اس کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں۔ غرض یہ یاد رکھنے والی بات ہے۔ کہ بعض باتیں اصل ہوتی ہیں اور بعض انکی فروعات ہوتی ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ کوئی حقیقی اور سچی نیکی نہیں کر سکتے اور وہ کسی کامل خلق کا نمونہ نہیں دکھا سکتے کیونکہ وہ کسی صحیح نتیجہ کے قائل نہیں ہوتے۔ میں نے بڑے بڑے دہریوں کو مل کر پوچھا ہے کہ کیا تم کسی سچے اخلاق کو ظاہر کر سکتے ہو اور کوئی حقیقی نیکی عمل میں لا سکتے ہو تو وہ لاجواب سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے زیر علاج بھی ایک دہریہ ہے۔ میں نے اس سے یہی سوال کیا تھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایسے ہی جو لوگ قیامت کے قائل نہیں ہوتے وہ بھی کسی حقیقی نیکی کو کامل طور پر عمل میں نہیں لا سکتے۔ نیکیوں کا آغاز جزاء سزاء کے مسئلہ سے ہی ہوتا ہے۔ جو شخص جزاء سزا کا قائل نہیں ہو تا وہ نیکیوں کے کام بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کے الفاظ سے مجھے رنج پہنچتا ہے۔ وہ کسی کی نسبت ویسے الفاظ کیوں استعمال کرنے لگا۔ یا جو شخص اپنی لڑکی سے بد نظری اور بدکاری کروانا نہیں چاہتا اور اسے ایک برا کام سمجھتا ہے وہ دوسروں کی لڑکیوں سے بد نظری کرنا کب جائز سمجھتا ہے۔ ایسے ہی جو اپنی ہتک کو برا خیال کرتا ہے وہ دوسروں کی ہتک کبھی نہیں کرتا۔ بہرحال یہاں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گر بتایا ہے کہ (-) ایماندارو! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 18/اکتوبر ۱۹۰۷ء)

درخواست دعا

عزیز محمد ناصر ابن مکرم منیر احمد صاحب کارکن شعبہ اشتہارات الفضل کو جو چند دنوں سے بیمار تھا' مزید علاج کی غرض سے فیصل آباد لے جایا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قائد اعظم نے فرمایا

قائد اعظم محمد علی جناح نے ۲۵۔ جنوری ۱۹۴۸ء کو کراچی میں بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :-

"میں چاہتا ہوں کہ مسلمان قوم صوبہ پرستی کی بیماری سے نجات پا جائے۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ یک جان ہو کر آگے نہ بڑھے۔ ہم سب پاکستانی ہیں اور ہمیں اس ریاست کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس کے لئے قربانی کرنی چاہئے اور اگر ضرورت ہو تو اس کے لئے جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرنی چاہئے۔ تا کہ ہم اس کو دنیا میں ایک عظیم الشان آزاد ریاست بنا سکیں"۔

۱۱۔ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے بانی پاکستان قائد اعظم نے فرمایا :-

"حکومت کا پہلا فرض نظم و ضبط قائم رکھنا ہے تا کہ لوگوں کے جان و مال' عزت اور مذہبی عقائد کا تحفظ ہو سکے......... ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہو گی۔ یہاں ذات اور عقیدوں میں کوئی تمیز نہ ہو گی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ایک ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں"۔

پاکستان ایک ایسی مذہبی مملکت نہیں ہو گا جس میں مذہبی پیشوا مامور من اللہ کے طور پر حکومت کریں گے ہمارے ہاں بہت سے غیر مسلم ہیں۔ ہندو۔ عیسائی اور پارسی۔ لیکن وہ سب پاکستانی ہیں۔ وہ بھی دوسرے تمام شہریوں کی طرح یکساں حقوق اور مراعات سے بہرہ ور ہونگے اور پاکستان کے معاملات میں کما حقہ' کردار ادا کریں گے۔

(بانی پاکستان کا خطاب فروری ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیراحمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ تبوک ۱۳۷۲ھش ۹ ستمبر ۱۹۹۳ء

یقین کی اہمیت

کہنے کو تو ہم سب مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کی صفات کو ہم جانتے ہیں لیکن کیا جاننا اور ماننا ہی کافی ہے۔ کیا ہمارا یہ کہہ دینا کہ خدا موجود ہے اور اس کی صفات کا بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کر دینا ہماری زندگی کو بدل سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم سب کے سب انتہائی درجہ کے نیک ہوتے۔ ہم سے۔ ہم میں سے کسی سے بھی۔ کوئی برائی سرزد ہی نہ ہوتی۔ آخر خدا کو سامنے دیکھتے ہوئے اور اس کی صفات کو پوری طرح جانتے ہوئے کون غلط راستہ اختیار کر سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے لئے۔ نیکیاں ہی نیکیاں کرنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہو اور اس کی صفات پر بھی۔ اس یقین کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی ہم جانتے ہیں کہ ڈھلمل یقین والا انسان ہچکولے تو کھا سکتا ہے اپنی کشتی کو سیدھے راستے پر چلا نہیں سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ "اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اس وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ ہے کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے"۔

گویا کہ یقین کا لازمہ یہ ہے کہ انسان گناہ سے باز آجائے۔ خدا تعالیٰ پر یقین اور اس کی صفات کا علم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم گناہ سے باز آجائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بھی اس کی صفات ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی کوئی بات ہی سامنے نہ آئے تو اس کی ہستی پر یقین کیسے کیا جائے یا اگر اس کی باتیں (اس کے کام) سامنے تو آئیں لیکن انسان ان کو خدا کی طرف منسوب ہی نہ کرے تو خدا کی ہستی پر یقین کیسے کرے۔

پس لازم ہے کہ ہم اس کی صفات پر غور کریں اور جو کچھ ہماری اپنی ذات میں اور ہمارے ماحول میں ہو رہا ہے اس پر غور کر کے ہر بات کو اس کی کسی صفت کے ساتھ منسلک کریں اور اس کی ہستی پر اپنے دل میں یقین کو اور پختہ کرتے رہیں۔

وقت درکار ہے پرکھنے کو
فکرِ شاعر اتھاہ گہرا ہے
ایسے لگتا ہے میرے جذبوں پر
کم نگاہی کا سخت پہرہ ہے

ابو الاقبال

سر رہگذر بھی مرے دئے کو اگر ہوا نہ بجھا سکے
تو وہ کونسی شبِ تار ہے کہ جو مجھ سے آنکھ ملا سکے

مرے غمکدہ کے تمام غم ترے ایک غم کی نوید ہیں
مری راحتوں کی مجال کیا کوئی اور غم بھی سما سکے

وہ اگرچہ دل کے قریب ہیں یہ معاملے بھی عجیب ہیں
مجھے فاصلوں سے ہے یہ گلہ نہ میں جا سکا نہ وہ آسکے

میں گداگری کا اسیر ہوں ترے در کا ایسا فقیر ہوں
میں جو بھیک لوں تو بس اس سے لوں جو جواہرات لٹا سکے

مرے دل میں ایک مجسمہ تری شکل پر ہے بنا ہوا
کوئی تجھ سے بڑھ کے حسین ہو تو اسے یہاں سے ہٹا سکے

مرے حوصلے کی نہ پوچھ تو مرے ہمقدم مرے ساتھ چل
کس خارِ رہ کی مجال کیا میری رہگذر میں جو آسکے

مری روح کی یہی تشنگی مری دھڑکنوں کی اساس ہے
کوئی آکے پردۂ غیب سے مرے بام و در کو سجا سکے

چلو چھوڑ دو مرے ہاتھ کو میں ذرا بھٹک کے بھی دیکھ لوں
مجھے شوق ہے دل ناتواں کہیں جائے، جا کے نہ آسکے

میں نسیم اس کی گلی میں جا کے اسے ملوں تو یہ کم نہیں
مگر عشق کا یہ کمال ہے وہ مری گلی میں بھی آسکے

نسیم سیفی

والدین ان باتوں کا خیال رکھیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں نے اپنے وسیع تجربے میں دیکھا ہے کہ ایشیا میں خصوصیت کے ساتھ یہ عادت بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ کہ ایک چیز کا اندازہ لگا کر اس کو واقعات کے طور پر بیان کر دیتے ہیں۔۔۔ اس لئے اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں۔ اور اگر بچپن میں آپ نے یہ عادت نہ ڈالی تو بڑے ہو کر پھر دوبارہ بڑی عمر میں اسے رائج کرنا بہت مشکل کام ہوا کرتا ہے۔"

(فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

حضرت مولانا غلام باری صاحب سیف

کے خودنوشت حالات زندگی

قادیان سے جانب شمال مشرق سات میل کے فاصلے پر ایک مشہور قصبہ کاہنووان تھا جو اردگرد کے علاقے کا تجارتی مرکز ہونے کے علاوہ مڈل سکول 'شفاخانہ 'تھانہ پر مشتمل تھا۔

حضرت بانی سلسلہ کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحب جب بنگلہ سٹھیالی میں متعین ہوئے تو چونکہ قریب کوئی آبادی نہ تھی۔ اس لئے آپ نے مع اہل و عیال سٹھیالی کے قریب کاہنووان کے قصبہ میں رہائش اختیار فرمائی۔ حضرت اماں جان بھی اپنے قابل احترام والدین کیساتھ اس قصبہ میں مقیم تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک بار خاکسار سے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ میں اس جگہ کو دیکھنا چاہتا ہوں جہاں اماں جان رہتے تھے۔

اس قصبہ میں اکتوبر ۱۹۲۰ء میں حکیم چراغدین صاحب کے ہاں میری ولادت ہوئی۔ میں قریباً پانچ سال کا تھا جب والد محترم نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی اس قصبہ میں شروع میں تین گھر احمدی تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ موضع سٹھیالی میں تو بہت بڑی تعداد جماعت میں داخل ہو گئی۔ ہمارا سارا خاندان طبابت کا پیشہ کرتا تھا۔

خاکسار جب ساتویں جماعت میں ہوا تو مولانا محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ جن کے ننہال سٹھیالی کے تھے ان کی تحریک پر مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں ۱۹۳۳ء میں داخل ہوا۔ مولوی صاحب موصوف ہمارے قرابت داروں میں سے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کاہنووان میں ہر سال جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوتا اور اکثر یہ جلسہ مناظرہ پر ختم ہوتا۔ قادیان سے کبھی کبھی والی بال کی ٹیم اور دوسری ٹیمیں کاہنووان میچ کھیلنے کے لئے آتیں۔ والی بال کی ٹیم مدرسہ احمدیہ کے کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی جس میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ بھی شامل ہوتے۔

ہمارے قصبہ کے احمدی ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کرتے۔ جلسہ کے پہلے روز صبح سویرے گھوڑوں پر بستر رکھواتے اور خود تمام مرد و زن پیدل روانہ ہو جاتے جلسہ شروع ہونے سے قبل ہم قادیان پہنچ جاتے۔ اور ۲۹۔ دسمبر کو جلسہ ختم ہونے کے بعد اگلے روز قصبہ کو واپس ہو جاتے۔ خاکسار نے ہوش سنبھالنے کے بعد کبھی جلسہ میں شمولیت کا ناغہ نہیں کیا ایک بار بوجہ بیماری جب والد صاحب نے مجھے گھر رکھنے کا ارادہ کیا تو محترمہ والدہ صاحبہ نے والد صاحب سے کہا بچہ ساری رات روتا رہا ہے۔ چنانچہ والد صاحب نے مجھے بھی قافلہ میں شریک کر لیا۔ والد صاحب محترم تمام وقت زمین پر بیٹھ کر جلسہ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے درمیانی وقفہ میں دوکان سے دودھ پینے میں مجھے بھی شریک کرتے۔

میری زندگی میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی تعلیم سے عجیب انقلاب آیا۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں خاکسار دوئم رہا۔ اول سے میرا ایک نمبر کم تھا۔ پہلی جماعت کے بعد خاکسار نے واپس آکر مڈل کا امتحان ڈسٹرکٹ بورڈ سے پاس کیا۔ ان دنوں قصبہ کے سکول کے مباحثہ جات اور تقریروں میں نمایاں حصہ لینے لگا۔

ان دنوں مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ کی بڑی تعداد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی تھی انکی تربیت اور نمونہ اس کے علاوہ قادیان کے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے حضرت مولانا شیر علی صاحب حضرت مولانا سرور شاہ صاحب' حضرت میر محمد اسماعیل صاحب' حضرت میر محمد اسحاق صاحب' حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب سابق ہریش چند' حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب' حضرت مفتی محمد صادق صاحب' حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ہمیں نظر آتے۔ ایک بار بیت المبارک میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ کئی بار کوشش کی کہ آپ کو سلام کرنے میں پہل کروں لیکن کبھی کامیاب نہ ہوا کہ آپ دور سے سلام کر دیتے۔ اور خاکسار اس انتظار میں ہوتا کہ ذرا قریب ہوں تو سلام عرض کروں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا درس القرآن 'حضرت میر محمد اسماعیل کے اچھوتے مضامین 'حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا درس حدیث' ان اکابر کا ذکر حبیب 'نماز با جماعت کی پابندی' خدا اور اس کے رسول کی محبت کی مشعل کو بھڑکاتے۔ ان ایام اور اس پاکیزہ ماحول نے ہماری زندگیوں میں ایک پاک انقلاب برپا کیا۔ نمازوں میں خشوع و خضوع نے دلوں کی ظلمات کو دور کر دیا۔ اور دلوں کو ایک روشنی بخش دی۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب جو حدیث کے بیان کے وقت مجسم رقت ہوتے ان سے ہم نے ترمذی فقہ اور منطق پڑھی۔

اس وقت مدرسہ احمدیہ کی آخری یعنی ساتویں جماعت کا امتحان نظارت تعلیم لیتی خاکسار ۱۹۴۰ء میں اس جماعت میں ۱۰۴۰/۷۱۲ نمبر حاصل کر کے اول رہا۔

(الفضل ۱۸ مئی ۱۹۴۰ء صفحہ ۶)

۱۹۴۲ء میں جامعہ احمدیہ سے مولوی فاضل آنرز ان اردو کے ساتھ پاس کیا۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان سے قبل دینیات اور انگریزی کا امتحان نظارت تعلیم لیتی۔ خاکسار اس امتحان میں دونوں مضامین میں اول رہا۔ انگریزی میں ۱۰۰/۵۵ اور دینیات میں ۱۰۰/۷۱ نمبر حاصل کئے۔

(الفضل ۲۵/ فروری ۱۹۴۲ء ص ۲)

نتیجہ موصول ہوا تو اسی وقت بیت النور میں جا کر شکرانہ کے نفل ادا کئے۔

پہلا مضمون الفضل میں ۱۹۳۹ء کو جب مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا "حضرت بانی سلسلہ اور نصرت الٰہی" کے عنوان کے تحت لکھا۔

(الفضل یکم جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۴)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب جلسہ سالانہ پر سیر روحانی کی تقاریر کے سلسلہ کا آغاز فرمایا اور خانہ کعبہ کے ذکر کے دوران فرمایا کہ اب خانہ کعبہ پر ہونے والا ہر حملہ تم نے اپنے سینوں پر لینا ہے تو خاکسار نے اس گروہ میں شامل ہونے کا وہیں ارادہ کر لیا۔ چنانچہ مولوی فاضل کے بعد وقف زندگی کا فارم پر کر دیا۔ فارم پر کر چکا تو مجھے عربی استاذ کے لئے پیش کش ہوئی لیکن خاکسار نے انکار کر دیا۔ ۱۴/ ستمبر ۱۹۴۲ء کو خاکسار کا وقف منظور ہوا تو خاکسار وقف کے لئے حاضر ہو گیا۔ اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی جانب سے سوالات کا چارٹ ہم سے پر کروایا گیا۔ آٹھ مولوی فاضل طالب علموں سے دو کا وقف منظور ہوا۔ آخری انٹرویو قصر امامت میں خود حضور نے لیا۔ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب انور انچارج تحریک جدید نے وقف منظور ہونے کی مبارکباد دی۔ اس وقت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ آپ میرے استاذ بھی تھے۔ انہوں نے خاکسار کے بارہ میں تحریری طور پر جو رائے دی۔ اس میں فرمایا

"یہ کلاس کے چوٹی کے طلباء میں سے ہے۔ ذہین' چوکس فرمانبردار اور نمازی ہے۔ دماغ قابل وسعت ہے۔ مطالعہ کے شوقین ہیں۔ دینی کام محبت سے کرتے ہیں۔ اگر وقف منظور ہو جائے اچھا میٹیریل ہے۔ تربیت سے مفید وجود ثابت ہو گا"

تحریک جدید نے وقف کے بعد مربیان کلاس میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ ہم چار واقف زندگی مربیان کلاس میں داخل ہوئے۔ میٹرک کا امتحان بھی دینے کا حکم ہوا۔ اس وقت جامعہ کا آخری امتحان مجلس تعلیم لیتی تھی جس کے صدر حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور سیکرٹری مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے۔ چنانچہ مجھے جو سند عطا ہوئی اس پر دونوں بزرگوں کے دستخط ہیں خاکسار اور ایک اور واقف زندگی کامیاب ہوئے خاکسار نے ۱۰۰۰/۵۵۱ نمبر حاصل کئے اور دارالواقفین میں حاضر ہو گیا۔

میٹرک کا نتیجہ نکلا تو مولانا عبدالرحمان صاحب انور نے خاکسار سے ذکر کیا کہ حضور نے دریافت فرمایا کہ ہمارے لڑکوں نے بھی امتحان دیا تھا ان کا کیا بنا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ بھی کامیاب ہو گئے ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں خاکسار نے مربیان کلاس پاس کی۔

یکم فروری ۱۹۴۵ء کا دن واقفین زندگی کی تاریخ میں ایک اہم دن تھا۔ اس وقت واقفین زندگی میں گریجویٹ' نان گریجویٹ اور مولوی فاضل تیس کے قریب تھے۔ سب کو قصر امامت میں بلایا گیا۔ آج تک آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ موجود ہے زمین پر فرش کیا گیا۔ حضور کے لئے گاؤ تکیہ رکھا گیا۔ اس موقعہ پر حضور نے کچھ عمومی نصائح فرمائیں۔ روزانہ اخبارات کا مطالعہ کرنے کی تاکید فرمائی۔ آٹھ مولوی فاضل واقفین زندگی کو مختلف علوم دینیہ میں دسترس حاصل کرنے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے منتخب فرمایا اور باقیوں کو بطور مربی نامزد فرمایا۔ تاریخ احمدیت کی جلد ۸ میں حضور کی اس تحریر کا عکس موجود ہے۔ حضور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا

مولوی غلام باری (حدیث)

حدیث کی خصوصی تعلیم خاکسار نے پہلے لاہور پھر دہلی سے حاصل کی۔ تین جون ۱۹۴۷ء کو تعلیم سے فارغ ہو کر قادیان پہنچے تو حضور نے فرمایا واقفین زندگی کو ہم پڑھانا شروع کر دیں۔ نیز فرمایا فقہ کی خصوصی تعلیم حاصل کرنے والے حدیث کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو پڑھائیں اور حدیث والے فقہ والوں کو۔ جب ہم خصوصی تعلیم سے فارغ ہوئے تو ہمارے حدیث کے استاذ نے ہمیں تحریری سند دی۔ میری سند میں انہوں نے میرے نام سے پہلے اللوذعی الالمعی کا لقب دیا جس کے معنے ذہین اور فطین کے ہیں۔

جب ہم تعلیم سے فارغ ہو کر آئے تو سلسلہ کے اجل عالم حضرت مولانا سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ کا انتقال ہوا اس پر حضور نے جو خطبہ ۶/جون کو ارشاد فرمایا اس میں فرمایا۔

مجھے کئی سال سے فکر تھا کہ جماعت کے پرانے علماء اب ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دم جماعت کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑے اور جماعت کا علمی معیار قائم نہ رہ سکے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے آج سے تین چار سال قبل نئے علماء کی تیاری کی کوشش شروع کر دی تھی۔...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت کی بات ہے کہ ان علماء کو واپس آئے صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہفتہ ہوا ہے جب وہ واپس آگئے تو مولوی صاحب فوت ہو گئے۔ گویا ان کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک وفات نہیں دی جب تک کہ علم حاصل کر کے ہمارے علماء واپس نہیں آگئے۔ اتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ رکھا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی تائید و نصرت کرتا ہے اور خود اس کا قائم کرنے والا ہے۔

(الفضل ۱۳ جون ۱۹۴۷ء)

خطبہ کے بعد ان خصوصی تعلیم سے فارغ ہو کر آنے والوں کو احباب دعائیں اور مبارک باد دے رہے تھے۔ ۱۹۴۷ء کا رمضان شروع ہوا تو واقفین کو ایک ماہ کی رخصت دی گئی اور ان ایام تعطیلات میں ملک تقسیم ہو گیا۔ تقسیم ملک کے بعد کشمیر کے محاذ کے لئے فرقان بٹالین قائم کی گئی تو خاکسار کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضور کی منظوری سے ریکروٹنگ افسر مقرر فرمایا۔ میرا کام جماعت سے اس بٹالین کے لئے رضاکار بھجوانا تھا۔ کئی دفعہ خاکسار کو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ہمراہ سیالکوٹ کا دورہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب سیز فائر ہوا تو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جو کشمیر محاذ کے انچارج تھے نے تحریک جدید کو خاکسار کے کام کے بارہ میں بہت عمدہ رائے بھجوائی۔ اور خاکسار کو ٹی۔ آئی۔ کالج میں دینیات کے مدرس کے طور پر طلب کیا۔ لیکن حضور نے جامعہ مبشرین کے قیام پر ۱۹۵۵ء میں خاکسار کا تقرر بطور استاذ الجامعہ کے کر دیا اور ۱۹۵۸ء میں جب جامعہ مبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم فرمایا تو خاکسار کو جامعہ احمدیہ میں بطور استاذ کے مقرر فرمایا۔ جامعہ احمدیہ کا افتتاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا تو پرنسپل جامعہ سید داؤد احمد صاحب اور خاکسار کو کھیلوں میں عمدہ کارکردگی کی وجہ سے تمغہ عطا فرمایا جسے حضرت میاں صاحب نے اپنے دست مبارک سے ہمارے سینہ پر آویزاں فرمایا جس کا فوٹو خاکسار کے پاس موجود ہے۔

۱۹۶۶ء میں عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بیروت یونیورسٹی ایک سال کے لئے بھجوایا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے خاکسار کی نوٹ بک میں جو تحریر رقم فرمائی وہ خاکسار کے پاس محفوظ ہے اس میں حضور نے فرمایا "یہ ایام زندگی خصوصاً معمور الاوقات گزاریں ایک امانت آپ کے سپرد کی جا رہی ہے دیانتداری سے اسے نبائیں" (مرزا ناصر احمد ۶۶-۱۰-۱۹) چنانچہ خاکسار نے اس ایک سال میں دن رات مطالعہ کر کے بسا اوقات ساری ساری رات پڑھ کر حضور کے ارشاد کی تعمیل کی۔ اس عرصہ میں اردن، شام کی جماعتوں میں جانے کا موقع بھی ملا۔

شام میں حضرت ابن عربی ان کے دونوں بیٹوں، حضرت بلال، عبداللہ بن جعفر طیار، بنی عدنان کے کربلا میں شہداء کے سر جس گنبد کے نیچے دفن ہیں۔ حضرت زینب صغریٰ، سکینہ بنت امام حسین، فاطمہ صغریٰ، حضرت یحیٰ معاویہ جعفر، عمر بن عبدالعزیز، کعب الاحبار، زینب کبریٰ کے مزارات پر جانے اور دعا کا موقع ملا۔ اردن میں بیت المقدس گنبد صخرہ کی زیارت، خلیل میں حضرت یعقوب اور آپ کی زوجہ محترمہ لائقہ، حضرت ابراہیم، حضرت سارہ، حضرت اسحاق آپ کی زوجہ محترمہ رفعہ کی قبروں پر دعا کا موقعہ ملا۔ بیت اللحم (جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر دعا کا موقع ملا۔

بیروت سے واپسی پر "دیار عرب میں ایک سال" کے عنوان کے تحت لاہور میں ایک سلسلہ مضامین شروع کیا ان مضامین کے بارہ میں رسالہ قومی زبان انجمن ترقی اردو نے اپنے مئی ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں لکھا اس سال کے سیاحت کے مضامین میں غلام باری سیف کے مضامین لاہور میں قابل ذکر ہیں۔

۱۹۶۸ء میں اسلامک کانفرنس راولپنڈی میں جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہونے کا موقع ملا اس کانفرنس میں نائیجیریا کی طرف سے مسٹر گیبیا شامل ہوئے۔ پنڈی جاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے جامعہ میں ملاقات کی اس موقعہ پر حضور نے اپنے کیمرہ سے جو تصویر وفد کی بنائی اس میں مولوی محمد اجمل صاحب بھی شریک تھے خاکسار کے پاس موجود ہے۔

اس موقع پر مفتی روس ضیاء الدین بابا خانوف، ان کے ساتھی ستار شوف، مفتی شام، مفتی فلسطین امین الحسینی، ایس ایم ظفر وزیر قانون، وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین، بیروت یونیورسٹی کے میرے استاذ عمر فروخ سے ملاقات ہوئی۔ اس موقعہ پر جنگ اخبار ۱۱/ فروری ۱۹۶۸ء میں جو تصویر شائع ہوئی اس میں خاکسار کی بھی تصویر موجود ہے۔ مفتی ضیاء الدین صاحب نے میری نوٹ بک میں اپنے دستخط ثبت کئے اور ایڈریس لکھوایا۔ استاذ عمر فروخ نے میرے متعلق اپنی رائے لکھی۔ اس موقعہ خاکسار اور مولوی محمد اجمل صاحب کے مطبوعہ مقالہ جات کانفرس کے لٹریچر کے ساتھ زائرین کے لئے میز پر رکھے گئے۔ واپسی پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی خدمت میں رپورٹ پیش کی تو حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

۱۹۷۸ء میں خاکسار کی تبدیلی وکالت تصنیف تحریک جدید میں ہوئی۔ خاکسار کی ایک تصنیف کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں ہوا۔ وکالت تصنیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف صحابہ کرام کے سوانح اور سیرت پر مختلف کتب تصنیف کرنے کا موقع ملا۔ دو کتب سیدنا عمر اور حضرت عائشہؓ پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے دو انعامات ملے۔

سب سے پہلے خاکسار کی پہلی کتاب "معیار شناخت انبیاء" حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے اعلان درباره کتب سلسلہ شائع ہوئی۔ دوسری کتب منتخب احادیث "احادیث الاخلاق" حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس کے کئی ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" "مسیح دوراں" "روشن ستارے" کی متعدد جلدیں جو صحابہؓ کے حالات پر مشتمل ہیں۔ "دو بھائی" اسلامی معاشرہ (جسے جامعہ نے شائع کروایا) "منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات" اسلامی معاشرہ، صحابہ کا صبر و استقامت نظارت اصلاح وارشاد نے شائع کروائیں۔

مشاورت: جماعت کی مجلس شوریٰ میں اپنے محلّہ، خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس انصار اللہ لجنہ مرکزیہ اور اور دعوت خصوصی کی بناء پر نمائندگی کی توفیق کی سعادت نصیب ہوئی۔

تقاریر جلسہ سالانہ: قادیان میں تقسیم ملک کے بعد ۱۹۵۵ء، ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء میں تقاریر کا موقع ملا۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ کے شبینہ اجلاس میں پہلی تقریر ۱۹۵۷ء اس کے بعد ۱۹۶۲ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک دن کے اجلاس میں تقاریر ہوئیں۔

ایڈیٹر: ۱۹۵۲ء میں جب رسالہ خالد جاری ہوا۔ اس کا ایڈیٹر مقرر رہا۔ خاکسار کی درخواست پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے رسالہ کے لئے جو پیغام ارسال فرمایا۔ وہ رسالہ کے پہلے شمارہ اکتوبر ۱۹۵۲ء کی زینت بنا۔ اس پیغام میں حضرت میاں صاحب نے فرمایا:

"سیف صاحب نے، جنہیں خالد کے نام کے ساتھ ایک اہم تاریخی جوڑ حاصل ہے۔ مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں بھی اس رسالہ کے پہلے نمبر کے لئے کوئی مختصر سا پیغام لکھ کر دوں....... ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ فاروق ہوں یا خالد اور قلم ہو یا سیف سب اپنے میدان میں اور اپنے اپنے وقت میں (دین حق) اور صداقت کے خادم ہیں"۔

• خاکسار ایک لمبا عرصہ تک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کا ممبر معتمد اور اس کا نائب صدر دوم رہا۔ انصار اللہ کا ایڈیٹر ۱۹۷۴ء سے ۱۹۷۶ء اور ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۵ء تک رہا۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ مرکزیہ کا ممبر بحیثیت قائد تعلیم، قائد تربیت، قائد اشاعت اور نائب صدر صف دوم رہا۔ رسالہ الفرقان کے ادارہ تحریر میں بھی شامل رہا۔

درس القرآن: رمضان کے مقدس ماہ پانچ چھ سال مرکز میں درس القرآن کی سعادت نصیب ہوئی جس کی وجہ سے قرآن کے مطالعہ اور فہم نصیب ہوا۔

قضاء: خاکسار ۱۹۵۱ء میں قاضی سلسلہ مقرر ہوا۔ ۱۹۶۸ء میں بورڈ کا ممبر مقرر ہوا۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۶ء تک مجلس افتاء کا ممبر رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے عہد امامت میں قرآن پبلیکیشنز کے بورڈ کا گورنر بھی مقرر ہوا۔

۱۳/ ستمبر ۱۹۸۵ء میں خاکسار پر دل کا حملہ ہوا تیسری بار حملہ کے بعد جنوری ۱۹۸۹ء میں ڈاکٹروں کے مشورہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد کے تحت لنڈن میں بائی پاس ہوا۔ یہ محض ستار و غفار خدا کا فضل ہے کہ وہ میری نالائقیوں، کوتاہیوں، خطاؤں اور لغزشوں کے باوجود سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ ۱۹۹۰ء میں خاکسار کو خلیجی ممالک کے دورہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ آخر میں دعا ہے۔ اے پروردگار جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو اس وقت تک زندگی عطا فرمانا۔ اور جب زندگی کی بجائے وفات بہتر ہو وفات عطا فرمانا۔

غزل

گل دیکھ، چمن دیکھ ذرا صبح و مسا دیکھ
لیکن نہ مجھے خود سے تو اے جان جدا دیکھ

گھبرائے ہے تنہائی سے دل شام ٹھہر جا
ہونے کو ہے سایہ بھی مرا مجھ سے جدا دیکھ

کر اپنی ہی خواہش پہ نہ موقوف ہر اک چیز
ہر کام میں ہاں دیکھ مگر اسکی رضا دیکھ

یہ ہجر، تذبذب کا وہ عالم ہے کہ جس میں
جلتا ہے نہ بجھتا ہے امیدوں کا دیا دیکھ

یہ لوگ محبت کے گنہگار ہیں طارق
منصف سے جزا ملتی ہے یا انکو سزا دیکھ

طارق محمود سدھو
۲۲/۶ دار الرحمت غربی ربوہ

آئندہ الفضل میں صرف ان تعلیمی نمایاں کامیابیوں کا ذکر کیا جائے گا جو کامیابی حاصل کرنے والے خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر الفضل کو اطلاع دیں گے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستار طاہر

تبصرہ : SONGS OF THE SOUL

نثری نظم کے ساتھ ساتھ آج کل ہمارے ہاں انگریزی شاعری کا بھی خاصا چرچا ہو رہا ہے۔ توفیق رفعت کی انگریزی شاعری پر "پوئٹری فورم" والے ایک نشست کر چکے ہیں۔ حنا بابر کی نظموں کا مجموعہ بھی آیا ہے اور تقریب بھی بپا ہو گئی ہے۔

ہمارے ہاں انگریزی میں شاعری کرنا ایک زمانے میں بطور فیشن بھی اپنایا گیا تھا۔ "السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان" کے پرانے شماروں اور کچھ دوسرے انگریزی جرائد کے حوالے سے جو نظمیں میں نے ایک زمانے میں پڑھی تھیں۔ وہ اسی فیشن کی ذیل میں آتی تھیں۔ بہرحال اب کچھ لوگ سنجیدگی سے انگریزی شاعری کر رہے ہیں پچھلے دنوں محمد سلیم الرحمٰن کی ایک دو انگریزی نظمیں بھی پڑھیں۔ توفیق رفعت اور حنا بابر کی شاعری کیسی ہے؟ نقاد حضرات اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں ان کو یکسر نظر انداز کر کے میں ایک ایسے شاعر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ایک عرصے سے نظمیں لکھ رہا ہے اور اس کی نظموں کا ایک مجموعہ حال ہی میں۔ songs of the soul کے نام سے شائع ہوا۔ یہ شاعر نسیم سیفی ہیں۔ انگریزی شاعری سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ بات یقیناً حیران کن ہوگی کہ اس مجموعے میں تین سو کے لگ بھگ نظمیں شامل ہیں۔ تین سو سے زائد کچھ نظموں پر مشتمل اس مجموعے کے بارے میں چند باتیں میں خاصے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔

ایک تو یہ کہ یہ نظمیں ہر اس شاعر کی نظموں سے بے حد مختلف ہیں۔ جو پاکستان بننے کے بعد سے انگریزی میں نظمیں لکھ رہا ہے۔

دوسری اہم خوبی ان نظموں کی یہ ہے کہ اپنے مخصوص موضوعات' زندگی کے نقطہ نظر کے باوجود ان نظموں میں شعریت موجود ہے مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ ہمارے ہاں اردو شاعری میں بالعموم اور انگریزی میں ایک ایسا کھردرا پن پایا جاتا ہے جو شعریت کو مجروح کرتا ہے۔ شاعری پڑھتے ہوئے انسان کا ذہن دوسری اصناف کے مطالعے کے مقابلے میں قدرے مختلف ہو جاتا ہے۔ شاعری سے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس میں شعریت اور لطافت ہوگی۔ اگر اس کی ظاہری پیٹرن میں یہ شعریت اور لطافت نہ بھی ہوگی تو اس نظم کے باطن میں ایسی شعریت اور لطافت ہوگی۔ جو ہمارے ذہن احساس جمال اور حواس کو گداز بخشے گی ایک شعری احساس عطا کرے گی۔

"سونگز آف دی سول (روح کے نغمے) کی نظموں کو میں نے انگریزی شاعری سے بالکل مختلف قرار دیا ہے۔ جو ہمارے ہاں قیام پاکستان کے بعد سے ہو رہی ہے۔

آپ کسی ایک نظم کو پڑھ جائیے۔ کسی خاص انتخاب کے بغیر' آپ کو شاعر کے خیالات کا بھرپور ادراک حاصل ہو جائے گا۔ اس مجموعے کی ساری نظمیں خدائے بزرگ و برتر کی عظمتوں اور ایمان کی سرشاری میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ ان نظموں کے موضوعات میں تنوع ہے۔ لیکن ہر نظم کے باطن اور معنویت میں ایک ہی روح اور فکر جھلکتی ہے۔ یہ نظمیں خواہ کسی مایوس کرنے والے زندگی کے موضوع پر ہی کیوں نہ ہوں تب بھی ان میں ایک ایسی امید اور رجائیت ملتی ہے۔ جس کے ڈانڈے خدا پر گہرے ایمان اور اس کے جود و کرم پر یقین سے جا ملتے ہیں۔ زندگی کی چھوٹی چھوٹی چیزوں' باتوں اور اشیاء کے حوالے سے بھی شاعر ہمیں زندگی کے بارے میں ایک نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔ ان نظموں میں بیشتر نظمیں ایسی ہیں جن میں اخلاقی تعلیمات کے عناصر بھی رچے بسے ہوئے ہیں۔ ان نظموں کی خوبی ہے کہ یہ وعظ نہیں بنتی ہیں۔ اور ان کی شعری حیثیت کسی نہ کسی حد تک برقرار رہتی ہے۔ make hay جیسی کتنی ہی نظمیں اس مجموعے میں موجود ہیں جن میں معمولی اشیاء کو موضوع بنا کر بڑے مطالب اخذ و بیان کئے گئے ہیں۔

زندگی اور انسانی احساسات کا احاطہ کرنے والی ان نظموں میں بعض ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جو انسان کی شکست اور جدوجہد کی نشاندہی کرتی ہیں۔ مثلاً ایک نظم "surrender" ہے اس مختصر نظم میں شاعر اپنی جدوجہد کی ناکامی کا برملا اعلان کرتا ہے۔ لیکن اس کے کسی مصرعے سے وہ مایوسی اور قنوطیت نہیں ٹپکتی جو ایسی نظموں کا خاصا ہوتی ہے اس بیانیہ نظم میں شکست کے تمام پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس نظم میں شکست کا احساس گہرا اور تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک اعتراف کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہتھیار ڈالنے اور اس کے اقرار کے باوجود اس نظم کے باطن سے ایک ان کہی بات سنائی دیتی ہے کہ شاعر جو ایک خاص اخلاقی اور مذہبی نظام کو اپنے جسم و جان میں رچائے اور جذب کئے ہوئے ہے۔ وہ اس شکست کو بھی فتح میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس کی جدوجہد کا نتیجہ ناکامی نکلا ہے۔ جس کے وہ اسباب بھی گنواتا ہے۔ لیکن اس نے اپنی جنگ لڑنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔

وہ موضوع جو اکثر مایوسی اور تاریکی کو سامنے لاتے ہیں۔ ان موضوعات کو بھی جب نسیم سیفی اپنی نظم کا موضوع بناتے ہیں تو ان کا خلاقانہ' اخلاقی اور مذہبی رویہ ان نظموں کو مثبت رنگ بخش دیتا ہے۔ ان نظموں کی گہرائی میں ایک اور روشنی کی کرن دکھائی دیتی ہے جو صرف مذہبی عقیدے' خدا پر ایمان زندگی کی سچائی کی عظمتوں اور راست فکری سے ہی جنم لے سکتا ہے۔

ان نظموں کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ ہمیں زندہ رہنے اور زندگی کا ایک مثبت انداز اپنانے کا درس بھی دیتی ہیں۔ ان نظموں کی اخلاقی حیثیت بے حد نمایاں ہے۔ اور ایمان' مذہب اور اخلاق کی چھاپ ہر نظم پر لگی ہوئی ہے۔

اس مجموعے songs of the soul پڑھ کر ایک اور اہم پہلو بھی سامنے آتا ہے۔ وہ یہ کہ اس نظم کے مختلف موضوعات میں تنوع ہونے کے باوجود وہ سب نظمیں ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں نسیم سیفی کے فکری نتائج' مذہبی احساسات' اخلاقی رویے نظموں کے اس مجموعے کی سب نظموں کو ایک وحدت تاثر بخشتے ہیں۔ تین سو کے لگ بھگ نظموں کے اس مجموعے میں ایک بھی ایسی نظم نہیں ہے جو اس کے مجموعی تاثر اور فکری رویے کو مجروح کرتی ہو۔ یہ ایک عبد کی شاعری ہے۔ جو اپنی عبودیت میں سرشار ہے۔

اب آپ اسے خوبی کہتے ہیں یا خامی۔ اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ مجھے تو اس مجموعے کے حوالے سے اس کے خاص پہلوؤں کی نشاندہی کرنی تھی اور قارئین تک یہ بات بھی پہنچانا مقصود تھا کہ ایک شاعر نسیم سیفی بھی ہے جو عرصے سے انگریزی زبان میں نظمیں لکھ رہا ہے اور اس کی نظموں کا مجموعہ تین سو کے لگ بھگ نظموں پر مشتمل ہے۔ اور شاید اتنی نظمیں کسی ایسے شاعر نے نہیں کہی ہیں۔ جو پاکستانی ہو اور انگریزی میں شعر کہتا ہو۔

(ہفت روزہ اشاعت "امروز" ۸۳-۳-۲۵)

سہیل احمد ثاقب

سفر سے پہلے

سفر انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے کبھی دینی سفر ہے تو کبھی دنیاوی اسی طرح کبھی اندرون ملک سفر اختیار کرنا پڑتا ہے اور کبھی بیرون ملک سفر کبھی غم کا سفر ہے اور کبھی خوشی کا سفر ہے۔ جو انسان کو طے کرنا پڑتا ہے مگر کوئی سفر بھی بابرکت نہیں ہو سکتا جب تک کہ سفر کے آسان کرنے والے قادر و توانا کا فضل اور رحم شامل نہ ہو آپ جب بھی اندرون ملک سفر کریں تو جہاں جانا ہو وہاں آسان طریق جو پہنچنے کا ہو وہ اختیار کریں جب بیرون ملک کا سفر کرنا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل امور کی طرف تکمیل لازم ہو جاتی ہے تاکہ ممکنہ سفر کی دقت سے محفوظ رہ سکیں۔

۱۔ آپ کا پاسپورٹ کار آمد ہو۔ ۲۔ جس ملک جانا ہو وہاں کا ویزا موجود ہو۔ ۳۔ جس قسم کا ویزا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ ۴۔ جس قدر ویزا ہو اتنا ہی وہاں قیام ہو۔ ۵۔ فارن ایکسچینج حاصل کیا ہو مثلاً پونڈ ڈالر یا پھر جو مناسب ہو وہی کرنسی حاصل کی جائے۔ ۶۔ نقد کیش کی بجائے ٹریولر چیک حاصل کیا جائے جس سے نقصان کا کم احتمال ہوتا ہے۔ ۷۔ یہ معلوم کر لیا جائے کہ جس ملک میں جا رہا ہوں وہاں ہیلتھ سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے مثلاً بعض ممالک میں نہیں ہے جیسے برطانیہ اور بعض ممالک میں ضرورت ہوتی ہے جیسے ہندوستان۔ ۸۔ جہاں جس ملک کے جس شہر میں جانا ہے وہاں کس ذریعہ سے جانا ہے مثلاً ہوائی جہاز ہے' ریل گاڑی ہے' بحری جہاز ہے اس کی سیٹ قبل از وقت مخصوص کروا لی جائے۔ ۹۔ دوران سفر کھانے پینے کا کیا انتظام ہو گا مثلاً ہوائی جہاز یا بحری جہاز میں کمپنی والے جس بھی کمپنی کا ہو کھانا' ناشتہ' چائے وغیرہ مہیا کرتے ہیں جو کہ کرایہ میں شامل ہوتے ہیں مگر جہاں ریل کا سفر ہو وہاں عموماً خود انتظام کر لیا جائے تاکہ ناقص خوراک سے محفوظ رہ سکیں یعنی گھر سے ہمراہ لے جائیں۔ ۱۰۔ پاکستان کے قانون کے مطابق آپ جس قدر بھی فارن ایکسچینج لے جانا چاہیں لے جا سکتے ہیں پابندی نہیں ہے۔ ۱۱۔ اگر کوئی عزیز وہاں ہے جس جگہ جانا ہے تو بستر کی ضرورت نہ ہوئی مگر جہاں کوئی دوست یا عزیز نہیں ہے وہاں ہوٹل میں قیام کرنا ہے تو پہلے ریزرویشن کروا لی جائے۔ ۱۲۔ دینی اجتماعات میں عموماً بستر کا انتظام خود کرنا پڑتا ہے مثلاً جلسہ سالانہ کسی ملک کا ہونا ہے تو اس حکم پر عمل کیا جاتا ہے کہ: موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں۔ ۱۳۔ سفر قبولیت دعا کا بھی ذریعہ ہے اس لئے سفر جس قسم کا بھی ہو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارہ جائے۔ ۱۴۔ جس مقصد یا کام کے لئے سفر اختیار کیا جا رہا ہے اس کو مقدم سمجھا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ ۱۵۔ سفر میں سامان ہلکا لے کر جایا جائے تاکہ کوفت سفر سے محفوظ رہ سکیں۔ ۱۶۔ جہاں کسی کا انتظام

باقی ص ۷ پر

ملکی مسائل : تعلیمی ' معاشرتی ' معاشی ' اقتصادی ' وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

'Bosnia imponderables'

YOUR excellent editorial titled 'Bosnian imponderables' (Aug 8) highlights the plight of the Bosnian Muslims who have been reduced to a mere pawn in the game of international chess of political intrigues.

The real intentions of the United States and the Western world have now surfaced with the unveiling of the latest plan for partitioning of Bosnia into three separate states based on the ethnic divide. This was probably what was in the mind of the Serbian and the European Powers when this sinister campaign of ethnic cleansing was launched. The latest United Nations-sponsored plan effectively legalises the territorial gains of the Serbian mauraders secured with the clandestine support of its Yugoslavian and Russian allies.

It is absolutely clear that the Bosnians are being mercilessly exterminated because they are Muslims. Their suffering has been allowed to continue only because they happen, by sheer historical coincidence, to be the only white Muslim country in the whole of Europe. The resurgence of Muslim forces in Iran, Algeria, Sudan, Pakistan, Egypt and several other countries has apparently forced the Western nations to hatch a conspiracy to completely annihilate the only Muslim presence in Europe lest it becomes a starting point of the Muslim rennaisance in Europe.

The shameful and cowardly response of the Muslim Ummah throughout the Bosnian tragedy could only be described as shocking. It is simply inconceivable that the Ummah, spread over 52 countries with 60% of the world's oil under its control could be rendered so helpless and impotent. Mere passing of resolutions showing solidarity with the Bosnian Muslims and giving deadlines which pass unnoticed have been the hallmark of the Ummah's response to this grave tragedy. The alarming speed with which a grand coalition was formed against Iraq, led by the United States and supported by the Muslim Ummah in general, clearly shows the pattern which emerges when the West is serious about implementing its game plan for its own ulterior motives. The intervention in the Bosnian tragedy, that also in favour of a Muslim community, apparently does not provide any tangible reward to the Western world and, therefore, is not on their priority list.

It needs to be realised that the lack of interest and inaction on the part of the United Nations and the Western Powers is mainly due to the fact that the Muslims all over the world have refused to use their influence and power in forcing a respectable solution of this tragedy. Before the entire Muslim population of Bosnia is exterminated in front of our eyes, the Muslim Ummah should take some concrete steps for stopping this genocide of the Bosnian Muslims.

The Ummah should, through OIC, devise ways and means of ensuring a settlement which is not only honourable but also expresses the aspirations of the small Muslim community who have suffered so much at the hands of Serbian mauraders and their allies.

MASOOD A. BHATTY
Karachi

DAWN SATURDAY, AUGUST 21, 1993

ڈان

٢١۔اگست ١٩٩٣ء

اخبار ڈان کے شمارے میں مسعود اے بھٹی بوسنیا کے متعلق کہتے ہیں۔

آپ کا شاندار اداریہ (٨/اگست) جس کا عنوان

Bosnia imponderables

ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کی حالت زار کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ لوگ سیاسی سازشوں کے عالمی شطرنج میں دیوالیہ بن کر رہ گئے ہیں۔ امریکہ اور مغربی دنیا کی اصل نیتیں بوسنیا کو تین الگ الگ علاقائی ریاستوں میں تقسیم کرنے کی سکیم کی وجہ سے کھل کر ظاہر ہو رہی ہیں جب مسلمانوں کے صفایا کا آغاز کیا جارہا تھا۔ تو سربیا اور یورپی طاقتوں کے دل میں غالبا یہی بات تھی۔ اقوام متحدہ کی پلان کے ذریعہ موثر طریق پر خونخوار سرب لوگوں کو وہ علاقے دے دئے ہیں۔ جو انہوں نے یوگوسلاویا روس کی حمایت سے ہتھیالئے تھے؟

یہ بات واضح ہے۔ کہ بوسنیا کے لوگوں کو اس لئے بے دردی سے مٹایا جارہا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ ان کی تکالیف کو صرف اس لئے جاری رہنے دیا جارہا ہے۔ کہ وہ محض تاریخ کے ناطے سارے یورپ میں واحد سفید مسلمان ملک ہے۔ ایران 'الجیریا' سوڈان 'پاکستان 'مصر اور دیگر ممالک میں مسلمانوں کی طاقت دوبارہ ظاہر ہو رہی ہے۔ اس لئے یورپی اقوام نے سازش کے ذریعے یورپ میں مسلمانوں کی موجودگی کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ یورپ میں بھی کو سر اٹھانے ہو جائے۔ بوسنیا کے المیے دوران مسلم امہ کے شرمناک اور بزدلانہ رویہ سے دھکار لگتا ہے۔ یہ بات سوچی بھی نہیں جاسکتی کہ امہ جو باون ملکوں پر محیط ہے اور جس کے زیر انتظام دنیا کا ساٹھ فیصد تیل ہے۔ اتنی بے بس ہو سکتی ہے۔ صرف قرار دادوں کو منظور کرتے ہوئے۔ فیصلوں کی آخری تاریخ دیتے ہوئے۔ اور یہ تاریخیں بھی بغیر نوٹس کے گزر جاتی ہیں۔ بوسنیا کے ساتھ ہمدردی کا اظہار بے معنی ہے۔ اور اس المیہ کے لئے مسلم امہ کے صرف یہ ہی کچھ کہا ہے۔ عراق کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادیوں جن میں عمومی طور پر مسلم امہ بھی شامل تھی۔ جس تیزی سے قدم اٹھائے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے مفاد میں مغرب کس طرح کارروائی کر سکتا ہے۔ بوسنیا کے المیہ میں مداخلت اور وہ بھی مسلمانوں کے حق میں ایک ایسی بات ہے جو مغربی دنیا کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتی اس لئے یہ بات ان کی ترجیحی فہرست میں شامل نہیں ہے یہ بات خاص طور پر محسوس کی جانی چاہئے کہ اقوام متحدہ اور مغربی طاقتوں میں جو دلچسپی نہیں دکھائی۔ اور اس سلسلے میں کوئی خاص کارروائی نہیں کی اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ دنیا بھر کے مسلمانوں نے اس سلسلے میں کوئی باعزت حل تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مسلم امہ کو چاہئے کہ بوسنیا کی مسلمان آبادی کے ہماری آنکھوں کے سامنے تباہ ہو جانے سے پہلے ان مسلمانوں کے قتل عام کو روکنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھائیں۔ امہ کو چاہئے کہ او۔ آئی۔ سی۔ کی وساطت سے ایسے اقدام کرلے جو بوسنیا کے مسئلے کو حل کرنے والے ہوں نہ صرف یہ کہ وہ اقدام باعزت ہوں بلکہ اس چھوٹی سی کمینونٹی جس نے بہت زیادہ مصائب کا سامنا کیا ہے۔ سرب اور ان کے اتحادیوں کی وجہ سے۔ ان کی امنگوں کے بھی مطابق ہوں۔

Love for one's mother and country

From Muhammad Tufail

Sir, in this world, there is no relation dearer than that of one's mother.

My respected mother, in whose remembrance my heart still throbs, left us for ever on 27.8.1992 at the age of about 75. Although uneducated she had memorised many a Surah of the Holy Quran, which she recited daily. My father, a highly skilled mechanic in Patiala, died about a year before partition, leaving us three brothers (I being the eldest of about 9 years of age), two sisters and our mother. During our migration from Patiala to Khushab (Pakistan) in 1947 and about three months' confinement in the Bahadargarh Camp (near Patiala) she suffered unexplainable miseries and torture and in Pakistan too for about 10 years she worked very hard to bring up and educate us.

During the migration, one of my brother and a sister died. My mother and myself had to do even petty and odd jobs to make both ends meet.

It was with the help of my respected mother that I passed, throughout as a private candidate, the matric, Punjabi Fazil, FA, BA, MA (Eco) examinations and then the LLB from the Himayat-e-Islam Law College, Lahore, while doing jobs during the day time. My brother and sister also live a respectable life now.

These lines are put only to let the younger generation know as to how much sacrifices had to be made for our beloved country- Pakistan and how dear is the relation of one's mother.

Lahore

The News International,
Thursday, August 26, 1993

دی نیوز

٢٦۔اگست ١٩٩٣ء

نیوز انٹرنیشنل کے ٢٦/اگست ١٩٩٣ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں محمد طفیل کہتے ہیں۔("ماں اور اپنے ملک کے لئے محبت" ان کے خط کا موضوع ہے۔)

جناب والا! اس دنیا میں ماں کے رشتے سے بڑھ کر اور کوئی رشتہ زیادہ پیارا نہیں ہے۔ میری والدہ جن کی یاد میں اب بھی میرا دل دھڑکتا ہے ہمیں ٢٧/اگست ١٩٩٢ء کو ٧٥ سال کی عمر میں ہمیشہ ہمیش کے لئے چھوڑ گئیں۔ اگرچہ وہ ناخواندہ تھیں لیکن انہوں نے قرآن مجید کی بہت سی سورتیں یاد کی ہوئی تھیں۔ جن کی وہ روزانہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ میرے والد جو پٹیالہ میں ایک بہت ماہر مکینک تھے تقسیم برصغیر سے تقریباً ایک سال پہلے وفات پاگئے تھے۔ اس وقت ہم تین بھائی تھے۔ میں سب سے بڑا تھا اور میری عمر نو سال تھی۔ دو بہنیں اور میری والدہ۔ جب ہم نے پٹیالہ سے خوشاب (پاکستان) ١٩٤٧ء میں ہجرت کی اور اس سلسلے میں بہادر گڑھ کیمپ (پٹیالہ کے قریب) میں بھی تین مہینے قیام کیا تو میری والدہ کو بہت مشکلات اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا اور پاکستان میں بھی تقریباً دس سال تک انہوں نے ہماری پرورش کرنے اور ہمیں تعلیم دلانے کے لئے انتہائی محنت سے کام کیا۔ ہجرت کے دوران میرا ایک بھائی اور بہن وفات پاگئے۔ میری والدہ اور مجھے خود اپنی گزر اوقات کے لئے بہت سے چھوٹے اور عجیب و غریب کام کرکے روزی کمانی پڑی۔

میری والدہ ہی کی مدد کا نتیجہ تھا کہ میں نے پرائیویٹ امیدوار کے طور پر میٹرک 'پنجاب فاضل' ایف اے۔' بی۔ اے' ایم۔ اے (اکنامکس) کے امتحانات پاس کئے اور اس کے بعد ایل۔ ایل۔ بی حمایت اسلام لاء کالج لاہور سے پاس کیا۔ اس دوران میں دن کے اوقات میں مختلف کام کرتا رہا۔ اب میں اور میرا بھائی دونوں باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

یہ سطور میں نے اس لئے تحریر کی ہیں تاکہ میں اپنی نوجوان نسل کو یہ بتاسکوں کہ اپنے پیارے ملک پاکستان کے لئے کتنی قربانیاں دی گئی ہیں۔ اور ماں کا رشتہ کتنا پیارا ہوتا ہے۔

یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم منور احمد صاحب نائب ناظر ضیافت اطلاع دیتے ہیں کہ۔

مکرم قاری فتح محمد صاحب مورخہ ۹۳-۸-۲۵ کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ ہمارے پاس مستقل طور پر بیت الکرامہ میں مقیم تھے۔ چند دن پیشتر بڑے اصرار کے ساتھ ظفروال اپنے ایک دوست سے ملنے گئے تھے۔ وہاں ہی وفات ہو گئی۔ جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا۔ بعد عشاء مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم قاری صاحب کی عمر اندازاً ۹۵/۹۴ سال تھی۔ خود بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور جماعت کے اندر قرأت کے لحاظ سے اپنا ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ مختلف جماعتوں میں قیام کے دوران ان گنت افراد کو صحیح تلفظ کے ساتھ کلام پاک ناظرہ پڑھانے کا اعزاز حاصل رہا۔

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گوگھیاٹ ضلع سرگودھا مورخہ ۱۷۔ اگست ۹۳ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ بطور انسپکٹر مجلس انصار اللہ پاکستان کے طور پر خدمات کی توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک عبدالسمیع صاحب۔ لاہور کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ارسلان سمیع (Arsalan Sami) نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک عبدالوحید سلیم صاحب سمن آباد لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب دارالبرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور بابرکت دراز عمر سے نوازے اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد اشرف صاحب صدر جماعت احمدیہ بورے والہ کو ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ کے درمیان سفر کے دوران کار کا حادثہ پیش آگیا۔ اس حادثہ میں میاں اشرف صاحب، ان کی بیگم صاحبہ اور دو بچیاں زخمی ہو گئیں۔

○ مکرم حفیظ اللہ خان صاحب معاون سیکرٹری مال اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگ پر چوٹ آگئی ہے اور زخم ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی عطا فرمائے۔

خادم بیت کی ضرورت

○ بیت الناصر محلہ دارالرحمت غربی میں ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ جو سائیکل چلانا جانتا ہو۔ صدر محلہ یا امیر صاحب کی تصدیق سے رابطہ کریں۔

صدر محلہ دارالرحمت غربی۔ رحمت بازار ربوہ

اعلان دارالقضاء

(مکرم عطاء الرحمان صاحب طاہر بابت ترکہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب)

مکرم عطاء الرحمان صاحب طاہر ابن مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ساکن 706/C سینٹرل کمرشل ایریا P.E.C.H.S. کراچی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان 33/18 بیت العطاء واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ان کے بیٹے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد حال مقیم لندن کے نام منتقل کر دیا جائے۔ تمام ورثاء اس سے متفق ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے :-

۱۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرم عطاء الرحمان صاحب طاہر (بیٹا)
۴۔ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد (بیٹا)
۵۔ محترمہ امتہ الباسط ایاز صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد (بیٹا)
۷۔ محترمہ امتہ المجیب جاوید صاحبہ (بیٹی)
۸۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (بیٹا)
۹۔ محترمہ امتہ الحکیم لیئقہ صاحبہ (بیٹی)
۱۰۔ محترمہ امتہ السمیع صاحبہ۔ (بیٹی)
۱۱۔ محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۵۳ میں

MRS. AISYAH AKMAM W/o DRS.AKMAMSYARIF

قوم۔ پیشہ House wife عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(1) A land 500 sqr. mtr. located at JLN Alai Padang valuing RP10000000 (2) A land 2500 sqr.mtr valuing RP12500000 (3) A land 400 Sqr.mtr. valuing RP.5000000. (4) A land 800 sqr.mtr. valuing RP.40000000 (5) A shop valuing RP40000000 (6) Haq mahr (dower) RP2000000

اس وقت مجھے RP500000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ 3500000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MRS. AISYAH AKMAM W/o DRS AKMAM SYARIF JLN OLO LADANG NO.H PADANG SUMBARI INDONESIA

گواہ شد نمبر ۱

SAIFUL ANWAR INDONESIA

گواہ شد نمبر ۲

ANWAR TAMPUBOLON S/o BISMAR TAMPUBLON INDONESIA

واقفین نو کے والدین اور سیکرٹریان متوجہ ہوں

ایسے والدین جنہوں نے اپنے بچے تحریک وقف نو میں شامل کر رکھے ہیں لیکن تاحال ان کا رابطہ نہ مرکز سے ہوا ہے اور نہ ہی ضلعی / مقامی سیکرٹری وقف نو سے ہوا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر مرکز / سیکرٹری وقف نو سے رابطہ پیدا کریں۔ سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ اس پیغام کو اپنے تمام حلقہ جات میں پہنچائیں۔

(وکالت وقف نو)

یاد رکھو کہ ابتداء کی عادت، لڑکپن اور جوانی کی بدعاتیں ایسی طبیعت ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بدعادت بچپن میں نہ پڑ جاوے۔ بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتداء میں عادات نیک نصیب ہوں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بقیہ: صد ۵

ہو اور وہ آپ کا میزبان بھی ہو تو اس کی ہدایات پر عمل کیا جائے کیوں کہ وہاں کی ہر قسم کی صورت حال سے وہ واقف ہوتا ہے۔ ۱۷۔ خرید و فروخت احتیاط سے اور ضرورت کے مطابق کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جب بھی ہم سفر اختیار کریں اس کی تائید و نصرت ہمارے شامل حال رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۸- ستمبر- گرمی کا سلسلہ ابھی جاری ہے- تاہم شدت میں کمی آگئی ہے-

○ وفاقی وزیر اطلاعات نے بتایا ہے کہ حکومت انتخابات ملتوی کرانے کی کوششیں ناکام بنادے گی- وفاقی حکومت امن وامان قائم کرنے کے لئے صوبوں کو ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہے- ملک دشمن عناصر کو ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی-

○ وفاقی حکومت نے ترقیاتی کام روکنے کی ہدایت جاری کردی ہے بعض امیدوار یہ تاثر دے رہے تھے کہ یہ کام ان کی کوششوں سے ہو رہے ہیں-

○ منشیات کے سمگلروں کو سزائے موت دینے کے لئے آرڈی ننس نافذ کیا جائے گا- وفاقی کابینہ نے فوڈ سٹمپ سکیم کا دائرہ کار پندرہ سو روپے ماہانہ آمدنی والوں تک بڑھا دیا ہے- زرعی ٹیکس کے لئے صوبائی حکومتیں اگلے ہفتے آرڈی ننس جاری کریں گی- سٹیٹ بنک کو اگلے ہفتے تک عملی طور پر خود مختار بنا دیا جائے گا-

○ پاکستان پر امریکی اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے ایم ۱۱- میزائلوں کے تنازعہ پر سیکرٹری خارجہ مسٹر شہریار خان دورہ واشنگٹن کے دوران امریکی شکوک کم کرنے میں کامیاب ہو گئے- چین کو بھی ان الزامات سے بری کرنے کا امکان ہے-

○ پی ایل او اور اسرائیل ۲۴ گھنٹے کے دوران ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیں گے- مسٹر یاسر عرفات اس ضمن میں حمایت حاصل کرنے کے لئے اومان پہنچ گئے- واشنگٹن مذاکرات میں شام کا کہنا ہے کہ کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی-

○ مرتضیٰ بھٹو نے بے نظیر کو یقین دہانی کروائی ہے کہ انتخابات مکمل ہونے تک واپس نہیں آؤں گا- تاہم انہوں نے انتخابات سے دستبردار ہونے سے انکار کردیا-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مستقبل میں مہنگائی کے اثرات کم ہو جائیں گے وزیر اعظم نے ملک بھر سے آئے ہوئے ۵۱۵- ناداروں یتیموں اور بیواؤں میں امدادی چیک تقسیم کئے-

○ لاہور میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر گرنیڈ سے حملہ کیا گیا اور فائرنگ کی گئی جس سے ۶- افراد زخمی ہو گئے- ٹرالی پر سوار سپاہ صحابہ کے کارکن چوبرجی گراؤنڈ میں دفاع صحابہ کانفرنس میں شرکت کے بعد جا رہے تھے کہ ان پر گرنیڈ پھینکا گیا- اس کے علاوہ ہنجروال کے قریب موٹر سائیکل پر سپاہ صحابہ کا جھنڈا لگائے گزرنے والے نوجوان پر گولیاں چلائی گئیں جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا-

○ ملک بھر میں ۷- ستمبر کو یوم فضائیہ انتہائی جوش و جذبہ سے منایا گیا- سرگودھا' لاہور' کوہاٹ' رسالپور اور کوئٹہ سمیت کئی شہروں میں فضائی مظاہرے کئے گئے-

○ انتخابی امیدوار اب تک ۷۰ کروڑ روپے کے ہضم شدہ قرضے واپس ادا کر چکے ہیں- قرضے واپس کرنے کے لئے آخری تاریخ ۱۳- ستمبر مقرر کی گئی ہے- ایک ارب روپے سے زائد معاف کروائی گئی رقوم واپس ہو جائیں گی-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے مرتضیٰ کی سزا معاف کروا دی تھی ورنہ انہیں پاکستان آتے ہی ۱۴- سال کے لئے جیل جانا پڑتا- ہم نے مرتضیٰ کو ہر وقت اچھا مشورہ دینے کی کوشش کی- مرتضیٰ نے ٹکٹ مانگا' نہ ہم نے دیا- اگر مشورہ مانگے گا تو ہم ضرور دیں گے- ہم نشستیں خالی نہیں رکھ سکتے- وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر سابق حکومت نے گند ڈالا ہے تو ذمہ داری بنتی ہے کہ جو حکومت آئے اسے ٹھیک کرے انہوں نے کہا کہ ہم برسر اقتدار آکر ایٹمی پروگرام نہیں روکیں گے یکطرفہ طور پر ایسا کرنا ممکن نہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مخالفین لاکھ جتن کرلیں شکست ان کا مقدر ہے- انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ضلعی سطح پر کسان عدالتیں اور کسان بنک بھی قائم کرے گی- انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے نزدیک عوام کی حیثیت "سکریپ" سے زیادہ نہیں- کالا دھن کروڑوں روپے کے اشتہارات کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے- پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ شیڈول کے مطابق انتخابات ہوئے تو نگران حکومت کا پروگرام دھرا کا دھرا رہ جائے گا-

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ مخالفوں کا کھوٹ ثابت ہو گیا ہے اب امریکہ بیگانہ اس کے حواری- انہوں نے کہا کہ دنیا کی نظریں ہم پر لگی ہیں-

○ الطاف حسین نے ایم کیو ایم کے باغیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا ہے-

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ لیاری' بھٹو کا روایتی حلقہ ہے اس پر آصف زرداری کا حق نہیں- آصف زرداری سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی وہ سرے سے دمشق آئے ہی نہیں-

○ پاکستان مسلم لیگ نواز شریف گروپ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی خزانہ خالی ہونے کی وجہ اسحاق بے نظیر گٹھ جوڑ ہے- نگران حکومت خواہ مخواہ خزانہ خالی ہونے اور بے بسی کا رونا رو رہی ہے- ہماری انقلابی اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے خزانہ بھر گیا تھا- انہوں نے کہا کہ ییلو کیب کے مالکان موجودہ حکومت کی پالیسیوں سے مایوس نہ ہوں- انہوں نے کہا کہ بے نظیر سندھ میں لاکھ جلسے کرلیں اب عوام کو بے وقوف نہیں بنا سکتیں-

○ وفاقی وزیر اعلانات مسٹر نثار میمن نے کہا ہے کہ چند دنوں میں تخریب کاری کے مزید واقعات رونما ہو سکتے ہیں-

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ مسٹر اکبر بگٹی علاقے میں خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں حکومت عوام کو تحفظ فراہم کرے-

○ سپاہ صحابہ کے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے مطالبہ کیا ہے کہ سنیوں کی اکثریت والے ملک کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے-

○ مرتضیٰ بھٹو نے اپنے چھوٹے بہنوئی' صنم بھٹو کے خاوند ناصر حسین کو انتخابی مہم کے لئے اپنا نمائندہ نامزد کر دیا ہے- ناصر حسین نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو' آصف زرداری کے کردار سے پریشان ہیں-

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ میں صوبے میں امن وامان کی صورت حال سے مطمئن نہیں ہوں-

○ تمام سیاسی جماعتیں کالا باغ ڈیم کو بھول گئی ہیں- پیپلز پارٹی' مسلم لیگ نواز گروپ یا جماعت اسلامی کسی نے بھی اپنے منشور میں اس ڈیم کی تعمیر کا ذکر نہیں کیا- تمام جماعتوں نے چھوٹے ڈیم بنانے کی بات کی ہے-

○ لیپا اور چکوٹھی سیکٹر (آزاد کشمیر) میں بھارتی فوج کی مسلسل فائرنگ سے کسان فصلیں کاشت نہ کر سکے-

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۳ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں-

(مینجر)

بفضل خدا تعالیٰ بہترین تصویر' بہترین آواز' گارنٹی شدہ- نہایت اعلیٰ کوالٹی ڈش انٹینا اب پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کے لئے دستیاب تمام سیٹلائٹ اور ہر موسم کے لئے موزوں- آپ کے جانے پہچانے' پرانے آزمودہ خدمت گار

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ- فون 211274

رابطہ نمبر ۱ : رشید خالد' زاہد شاکر- یونیورسل سٹیبلائزر نیلا گنبد لاہور

فون 323751-7233751 رہائش 414246

رابطہ نمبر ۲ : شبیر حسین بیت احمدیہ سول کوارٹر پشاور فون 216093

نوٹ اگر آپ بھی ڈش انٹینا کے ڈیلر بن کر خدمت کرنا چاہتے ہیں تو رابطہ کیجئے-

ضرورت ہے

ایک کلرک کی- تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک

اچھی لکھائی والے اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں- زیادہ تعلیم قابل ترجیح-

مینجر کیور یٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

پتہ